الیکشن کے سلسلے میں
شرعی اُصول وضوابط

الیکشن کے سلسلے میں شرعی اُصول وضوابط

اللہ تعالیٰ اپنی آخری کتاب میں حکم دیتے ہوئے فرماتا ہے:

﴿ اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تُؤَدُّوا الۡاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَہۡلِہَا ، وَاِذَا حَکَمۡتُمۡ بَیۡنَ النَّاسِ اَنۡ تَحۡکُمُوۡا بِالۡعَدۡلِ ، اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمۡ بِہٖ ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیۡعًۢا بَصِیۡرًا ﴾ (النساء:58)

''بلاشبہ اے مسلمانو! اللہ تم لوگوں کو حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں (یعنی مناصب) اہل افراد کے حوالے کرو! اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل وانصاف کے مطابق کرو۔ اللہ تعالیٰ بلاشبہ تم لوگوں کو بہترین احکام سے نصیحت کررہا ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ ہر چیز کو سننے اور دیکھنے والا ہے۔''

- آپ اپنے ووٹوں کے ذریعے، لوگوں کو عہدے اور منصب تفویض کرتے ہیں۔ اُنہیں سیاسی، انتظامی، بلدیاتی، مالی اختیارات دیتے ہیں۔ لہٰذا اِس آیت کے ذریعے ہر مسلمان پابند کیا گیا ہے کہ وہ اُس مخصوص عہدے، منصب اور ذمہ داری کے لائق، اہل (**Eligible**) آدمی کا انتخاب کرے، نااہل کو ووٹ نہ دے، ورنہ وہ گناہ گار ہوگا۔

• ووٹ دیا جائے:

1۔ ووٹ ایک شہادت اور گواہی ہے۔ اُمتِ مسلمہ کو چاہیے کہ وہ لوگوں پر صحیح گواہی دے۔

﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ (البقرۃ:143)

2۔ شہادتِ حق کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مسلمانوں سے بھی روزِ قیامت باز پرس ہوگی۔

﴿ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ ، وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴾

(النساء:41)

3۔ اللہ کے حق میں شہادت دی جائے۔ والدین، اقرباء، امیر غریب کو نہ دیکھا جائے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ، اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ ، اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ، فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰٓى اَنْ تَعْدِلُوْا ، وَاِنْ تَلْوٗٓا اَوْ تُعْرِضُوْا ، فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ﴾ (النساء:135)

4۔ حق کی گواہی اور اسلام کی گواہی کو چھپانا، بہت بڑا ظلم اور گناہِ کبیرہ ہے۔

﴿ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ، وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (البقرۃ:140)

5۔ نیک باکردار، باعمل، باعلم، خدمت گزار مخلص مسلمانوں کو آگے بڑھایا جائے۔

• کن لوگوں اور کن جماعتوں کو ووٹ نہ دیا جائے:

1۔ کافروں اور طاغوتی قوتوں کے حمایتیوں کو ووٹ نہ دیا جائے۔

امریکہ، مغرب، اسرائیل اور ہندوستانی تہذیب کو پروان چڑھانے والوں کو ووٹ نہ دیا جائے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ ﴾ (الفرقان:52)

2۔ کافروں کے علاوہ، منافق لیڈروں کی پیروی نہ کی جائے۔

اُن لیڈروں کی پیروی، جن کے قول و عمل میں تضاد ہے۔ ''اِعتقادی نِفاق'' کا علم تو اللہ کو ہے، لیکن ''عملی نِفاق'' کو انسان دیکھ سکتا ہے۔

﴿ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ ﴾ (الاحزاب:1)

3۔ اسلام کے قوانینِ شریعت، بشمول اَحکامِ سود و فحاشی اور اسلامی حدود کو جھٹلانے والوں کو ووٹ نہ دیا جائے۔

﴿ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴾ (القلم:8)

4۔ اُن لیڈروں کی پیروی نہ کی جائے، جن کے اَحکامات اِسراف پر مبنی ہوں۔

﴿ وَلَا تُطِيْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴾ (الشعراء:151)

5۔ ناشکرے اور بدعمل، بدکردار لیڈروں کی اِطاعت نہ کی جائے۔

﴿ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴾ (الدھر:24)

6۔ اُس لیڈر کی پیروی نہ کی جائے، جس کے دل میں اللہ کی یاد نہ ہو، جو خواہشاتِ نفس کا پیروکار ہو، جس کے اوامر اِفراط وتفریط پر مبنی ہوں۔

﴿ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴾

(الکہف:28)

7۔ ہر اُس لیڈر کی اِطاعت مت کیجیے، جو زیادہ قسمیں کھاتا ہو، بے وقعت ہو، طعنے دیتا ہو، چغلیاں کھاتا پھرتا ہو، بھلائی سے روکتا ہو، ظلم وزیادتی میں حد سے گزر جانے والا ہو، سخت بدعمل ہو، جفاکار ہو اور بداصل ہو۔"

﴿ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴾ (القلم:10)

﴿ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيْمٍ ﴾ (القلم:11)

﴿ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴾ (القلم:12)

﴿ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴾ (القلم:13)

8۔ طاغوتی لیڈر کی پیروی نہ کی جائے، بلکہ اللہ کے سامنے سرِ تسلیم خم کیا جائے۔

﴿ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴾ (العلق:19)

"ہرگز نہیں! طاغوتی لیڈر کی پیروی مت کیجیے، بلکہ اللہ کے حضور سربسجود ہو کر اُس کا تقرب حاصل کیجیے۔"

• کون سے لیڈر کو ووٹ دیا جائے ؟:

1۔ ایسا لیڈر، جو لیڈر مضبوط اور ایمان دار ہو۔

﴿ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ ﴾ (القصص:26)

''بلاشبہ آپ کسی کو ملازم رکھیں تو بہتر وہ ہوتا ہے، جو طاقت ور بھی ہو اور امانت دار بھی ہو۔''

2۔ ایسا لیڈر، جو جسمانی طور پر توانا، فعال اور قرآن وسنت اور نئے زمانے کا علم بھی رکھتا ہو۔

﴿ بَسْطَةً فِى الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ﴾ (البقرة:247)

3۔ ایسا لیڈر، جو تمام نزاعی معاملات میں قرآن وسنت سے رجوع کرتا ہو۔

﴿ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ﴾ (النساء:59)

4۔ لیڈر، جو مسلمانوں میں نسبتاً سب سے زیادہ متقی اور پرہیز گار ہو۔

﴿ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ﴾ (الحجرات:13)

5۔ لیڈر جو طالبِ منصب، طالبِ وزرات وامارت نہ ہو۔

﴿ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهٗ ﴾ (بخاری)

''ہم اپنے عہدوں اور منصبوں پر کسی ایسے شخص کو مقرر نہیں کرتے، جو اُس عہدے کا طالب ہو۔''

6۔ صحیح العقیدہ ہو، بدعتی نہ ہو۔

﴿ مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ ، فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ ﴾ (البیہقی)

7۔ علاقائی، لسانی اور نسل برادری کے تعصب میں مبتلا نہ ہو، اسلامی اخوت کا علم بردار ہو۔

﴿ لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ ﴾ (صحیح مسلم)

8۔ علمائے حق اور علمائے سوء میں فرق کیا جائے۔ دنیادار اور مفاد پرست علماء سے بچا جائے۔

﴿ بَلۡ تُؤۡثِرُوۡنَ الۡحَیٰوۃَ الدُّنۡیَا o وَالۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی ﴾ (الاعلیٰ:16,17)

9۔ دولوگ اگرایک ہی قسم کا دعویٰ کریں تو پھر دونوں کے کردار اور ماضی کو دیکھا جائے، پرکھا جائے پھر فیصلہ کیا جائے۔

فرعون اور مردمؤمن دونوں نے ﴿ سبیلُ الرَّشَاد ﴾ ''ہدایت کا راستہ'' دکھانے کا دعویٰ کیا تھا۔

﴿ قَالَ فِرۡعَوۡنُ مَاۤ اُرِیۡکُمۡ اِلَّا مَاۤ اَرٰی وَمَاۤ اَھۡدِیۡکُمۡ اِلَّا سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ﴾
(المؤمن:29)

﴿ وَقَالَ الَّذِیۡۤ اٰمَنَ یٰقَوۡمِ اتَّبِعُوۡنِ اَھۡدِکُمۡ سَبِیۡلَ الرَّشَادِ ﴾ (المؤمن:38)

10۔ نمرودوں اور فرعونوں جیسی ذہنیت اور کردار رکھنے والوں کو ووٹ نہ دیا جائے،
ورنہ عوام اور پیروکاروں کو بھی، اَپنے جرم پر غرق ہونا پڑتا ہے۔

﴿ فَاتَّبَعُوۡۤا اَمۡرَ فِرۡعَوۡنَ ج وَمَاۤ اَمۡرُ فِرۡعَوۡنَ بِرَشِیۡدٍ ﴾ (ھود:97)

''عوام نے فرعون کے اَحکامات کی پیروی کی اور فرعون کے اَحکامات، رشد و ہدایت پر مبنی نہیں تھے۔''

﴿ فَاسۡتَخَفَّ قَوۡمَہٗ فَاَطَاعُوۡہُ ط اِنَّھُمۡ کَانُوۡا قَوۡمًا فٰسِقِیۡنَ ﴾
(الزخرف:54)

''فرعون نے اپنی قوم کے عوام کو ہلکا سمجھا، چنانچہ عوام نے اُس کی اِطاعت کی، بلاشبہ وہ ایک فاسق قوم تھی۔''

11۔ غیر مخلص سیاست دان، جنت کی خوشبو نہ پا سکے گا۔

﴿ مَا مَن استرعَاہُ رَعِیَّۃً فَلَم یحُطۡھَا بِنَصِیحَۃٍ ،
اِلَّا لَم یَجِدۡ رَائِحَۃِ الجَنَّۃِ ﴾ (بخاری)

- **ووٹ دینے سے پہلے ترجیحات (Priorities) کے اُصول کو اچھی طرح سمجھ کر اُس پر عمل کیا جائے:**

1۔ جماعتوں اور لیڈروں اور اُمیدواروں کی فہرست پر نظر ڈال کر، ترجیحات کا تعین کیا جائے۔

2۔ اسلام دشمن، شریعت دشمن، لبرل، نام نہاد، ترقی پسند، اِباحیت پسند جماعتوں اور اَفراد کو ووٹ دینا قطعاً حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ نیکی کے کاموں میں تعاون ہو لیکن گناہ اور زیادہ میں تعاون جائز نہیں۔

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ﴾ (المائدہ:2)

3۔ سب سے پہلے جماعت اور فرد پر نگاہ ڈالیے، اُس کے منشور اور نصب العین کو دیکھئے کہ کون اسلام سے قریب تر ہے؟۔

4۔ ''جماعت'' کو الگ سے دیکھا جائے اور ''فرد'' کو الگ سے۔ کیا پارٹی میں علماء، قانون دانوں، اِقتصادی ماہرین، تعلیمی ماہرین وغیرہ کی ٹیم شامل ہے؟ یا فردِ واحد کا جادو اور سحر ہے، تقریرِ محض اور لفّاظی ہے؟۔

5۔ ''جماعت'' کے انتخاب کے بعد، ''فرد'' کو دیکھا جائے کہ وہ باکردار ہے یا نہیں؟

6۔ جہاں آپ ''دو نیک امیدواروں'' کو برابر سمجھتے ہوں تو پھر استخارہ بھی کیا جا سکتا ہے۔فرق واضح ہو تو استخارہ نہ کیا جائے۔

7۔ جہاں کسی اسلام پسند جماعت کا اُمیدوار نہ ہو، وہاں نسبتاً بہتر امیدوار کا انتخاب کیا جائے گا۔ اور اَھونُ البَلِیَّتَینِ کے قاعدے پر عمل کیا جائے گا۔ یعنی نسبتاً کم تر برائی کو۔ یہ صرف اُس صورت میں ہے، جب نیکی کا متبادل موجود نہ ہو۔

8۔ اَپنے ذہن میں ایک نقشہ بنا لیجیے، فُلاں فُلاں کو ووٹ دینا ''حرام'' ہے۔ فلاں فلاں کو ووٹ دینا ''مکروہ'' ہے۔ فُلاں فُلاں کو ووٹ دینا ''جائز'' ہے۔ فُلاں فُلاں کو ووٹ دینا ''فرض اور واجب'' ہے۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ایک اِسلامی فلاحی ریاست بنانے اور اسے مستحکم کرنے میں ہمیں صحیح فکر و عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

ہمیں موقع مل رہا ہے کہ ہم نیک اور باعلم و عمل ذہین لوگوں کو اپنے معاملات کا ذمہ دار بنا سکیں۔

اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں۔ عالمی طاقتوں کو بتائیں کہ ہم اِسلام پسند ہیں، یہی شہادت علی النَّاسِ ہے۔

(خلیل الرحمٰن چشتی)